SECURITIES & EXCHANGE COMMISSION OF PAKISTAN

PRESS RELEASE

For immediate release
June 24, 2023

کارپوریٹ سپرویژن اور ریگولیٹری ایکشن پر ایس ای سی پی کا مشاورتی سمپوزیم

اسلام آباد، 24 جون: چیف جسٹس آف پاکستان جناب عمر عطا بندیال نے کہا ہے کہ کسی بھی قانون یا لیگل سسٹم کا بنیادی مقصد نجی کاروباری شعبے کی حوصلہ افزائی کرنا اور اسے تحفظ فراہم کرنا ہے تاکہ اچھے کاروباری ماحول میں معاشی ترقی اور عوام کو روزگار کے مواقع میسر آئیں۔ جسٹس جناب بندیال ایس ای سی پی کارپوریٹ سپرویژن اینڈ ریگولیٹری ایکشنز پر منعقد دو روزہ سمپوزیم کے اختتامی سیشن میں اظہار خیال کر رہے تھے۔

سمپوزیم کے دوسرے دن کمپنی کورٹ کے قوانین، انضمام، لیکویڈیشن، کاروباری تنازعات کے حل کے متبادل طریق کار کو فروغ دینے اور دیگر قانونی معاملات پر اسٹیک ہولڈرز سے مشاورت کی گئی۔ اس موقع پر چیف جسٹس آف پاکستان، مسٹر عمر عطا بندیال نے کہا کہ "ہمیں کاروبار کی ترقی کے لیے استحکام، پالیسیوں میں تسلسل اور منصفانہ ٹیکس کا نظام فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک بہترین کاروباری ماحول کے لئے ضروری ہے کہ تمام اسٹیک ہولڈروں کو برابر مواقع دستیاب ہوں اور اس حوالے سے ضروری معلومات تک رسائی یکساں دستیاب ہو۔ انہوں نے کہا کہ ایس ای سی پی کی بنیادی ذمہ داری کاروبار کے اقلیتی شیئر ہولڈرز اور چھوٹے سرمایہ کاروں کا تحفظ ہے۔ اچھے کاروبار کے لیے شفاف ضابطے اور معلومات کے بروقت اور منصفانہ انکشاف کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسٹیس بندیال نے کہا کہ عدالتی نظام پر کافی بوجھ ہے اور اس سلسلے میں ریگولیٹری ادارے کاروباری تنازعات کے حل میں متبادل طریق کار کو اپناتے ہوئے اپنا کردار ادا کر کے عدالتی نظام پر بوجھ کم کرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔ انہوں نے ایس ای سی پی کارپوریٹ ٹربیونلز کی تشکیل کے لیے ایس ای سی پی کے قانون میں ترمیم سے اتفاق کیا۔

سمپوزیم کا آغاز میں " کمپنیوں کے اطلاق (عدالتی) قواعد 1997 - مسائل، چیلنجز اور اصلاحات خاص طور پر کمپنیوں کی لیکویڈیشن کے حوالے سے بات چیت ہوئی۔ سابق چیف جسٹس تصدق حسین جیلانی نے ماہرین کے سامنے کچھ سوالات رکھے جس میں شرکاء نے اپنی آراء کا اظہار کیا۔ جسٹس جنید غفار، عبداللہ بلوچ، جواد حسن، سید محمد عتیق شاہ اور جسٹس روزی خان بریچ نے بحث میں حصہ لیا۔

چیف جسٹس عمر عطا بندیال کی سربراہی میں "کارپوریٹ تنازعات کے حل میں ADR کا کردار" پر تھا۔ بحث کے دوران جسٹس سندھ ہائی کورٹ جناب یوسف علی سعید نے کہا کہ جن ممالک میں ثالثی مقبول ہو چکی ہے اور اس نے نتائج دکھائے ہیں، وہاں قانونی پابندیاں بھی دیکھی گئی ہیں کہ قانونی چارہ جوئی سے پہلے تنازعات کو ثالثوں کو بھیج دیا جائے۔ جسٹس میاں گل اورنگزیب نے کہا کہ اسلام آباد میں ثالثی کے لیے مطلوبہ بنیاد موجود ہے۔ "نوجوان بیرسٹر اور وکلاء، جو ثالثی میں مہارت رکھتے ہیں، مقدمات کے حوالے کرنے کے منتظر ہیں"، انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں عدالتی نظام میں اس کو فروغ دینا چاہیے۔

پہلے سیشن میں ایڈووکیٹ خوزم حیدر موٹا نے ریگولیٹری ٹیکنالوجی اور اس کے ذیلی ادارے سپرویژن ٹیکنالوجی پر ایک تفصیلی پریزنٹیشن دی۔ انہوں نے سامعین کو بتایا کہ یہ دنیا میں اب ریگولیٹری ٹیک کا استعمال ہو رہا ہے جو کہ مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ انسانی مداخلت کو بھی یقینی بناتا ہے۔ پاکستان میں اس نظام کو چلانے کے لیے کلاؤڈ اسپیس کی کمی کو بھی اجاگر کیا اور تکنیکی موافقت کے مجموعی عمل میں درپیش رکاوٹوں پر بھی روشنی ڈالی۔

Securities and Exchange Commission of Pakistan
NICL Building, 63 Jinnah Avenue, Islamabad
Tel: 051-9214005

انہوں نے ڈیٹا پروٹیکشن بل پر بھی روشنی ڈالی جس میں بعض شعبوں میں کمی ہے، بشمول ڈیٹا کا ذخیرہ، اہم ڈیٹا کی سرحد پار منتقلی، اور ڈیٹا کے بعض اجزاء کو پاکستان کے اندر رکھنے کی ضرورت۔

صائمہ کمیلہ، چیف لیگل آفیسر جاز نے پاکستان میں ٹیک ایکو سسٹم کو تیز کرنے کے لیے ہلکے ٹچ ریگولیٹری اپروچ کی تجویز پیش کی۔ Jazz سے محترمہ صائمہ کامل نے اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ جہاں کلاؤڈ اسپیس کی عدم دستیابی کا مسئلہ اہم ہے، ہمیں ڈیٹا کی خود مختاری پر بھی سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا، "جب کہ ہم کلاؤڈ کی سرحد پار دستیابی کے آپشن پر غور کر سکتے ہیں، ہمیں طویل مدت میں اپنی صلاحیتوں کے بارے میں بھی سوچنے کی ضرورت ہے۔" ایڈووکیٹ مبارز صدیقی نے ٹیکنالوجی کے علاوہ قانونی ڈیزائن سے فائدہ اٹھانے اور طریقہ کار اور پالیسی ڈیزائن کے لیے ایک ہمدردانہ نقطہ نظر کا مشورہ دیا۔

بات چیت کے دوسرے دور میں "انضمام اور انضمام کا انتظام" کے گرد گھومتا رہا۔ پینلسٹس کے لیے فلور کھول دیا گیا، جہاں ایڈووکیٹ قمر افضل نے نشاندہی کی کہ پاکستان میں اب بھی دیوالیہ پن کا قانون موجود نہیں ہے، جو بذات خود انضمام اور انضمام کے لیے بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ انہوں نے اس زمرے میں ایک کیس کی مثال دی جو 1984 میں شروع ہوا اور بالآخر 2023 میں حل ہو گیا۔

ایس ای سی پی کے رجسٹرار، سڈنی کسٹوڈیو پر پرانے کمپنیز ایکٹ 2017 میں اہم ترامیم پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک پریزنٹیشن دی۔ قابل ذکر تجاویز میں مالیاتی گوشوارے جاری کرنے سے پہلے AGM کی ضرورت کو ختم کرنا، قانونی میٹنگ کی ضرورت کو چھوڑنا، اس کی تصدیق کمپنی کے پتے، ایزی ایگزٹ کے لیے نئی شرائط، اور سٹارٹ اپس کو سمری سٹیٹمنٹ فائل کرنے کی اجازت دی جا رہی ہے۔

آخر میں جسٹس تصدق حسین جیلانی نے اختتامی بیان دیا۔ انہوں نے کہا کہ "ہمارے پاس ایک بہت ہی مفید دو روزہ سمپوزیم رہا جس میں کارپوریٹ سے متعلق کئی مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا اور وکلاء اور دیگر شرکاء کی جانب سے واضح تبصرے کیے گئے"، انہوں نے کہا۔ انہوں نے سمپوزیم کے انعقاد پر ایس ای سی پی کا بھی شکریہ ادا کیا اور شرکت کے لیے وقت نکالنے پر حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔